سوال

بازار میں داخل ہوتے وقت کی دعا کی تحقیق

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص کسی بازار میں داخل ہوکر "لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ 'لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر" پڑھے تو اس کے لیے ایک لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اورایک لاکھ گناہ معاف فرمادیئے جاتے ہیں ۔کیا یہ حدیث صحیح ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس روایت کی بہت سی سندیں ہیں جن میں سے دو سندوں پر کلام درج ذیل ہیں :

پہلی سند :کتاب الدعاء الطبرانی میں ہے :" حدثنا عبید بن غنام والحضرمی قالا :ثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ :ثنا ابو خالد الاحمر عن المہاجر بن حبیب قال :سمعت سالم بن عبداللہ یقول : سمعت ابن عمر یقول : سمعت عمر رضی اللہ عنہ یقول :سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول :« من دخل سوقا من الاسواق 'فقال لاالہ الااللہ"۔۔۔۔۔الخ (رقم الحدیث :793،792)

یہ سند دووجہ سے ضعیف ہے :

1:ابو خالد الاحمر مدلس تھے (دیکھئے جزء القراۃ للبخاری بتحقیقی :267)

اوریہ روایت معنعن (عن سے)ہے ۔مدلس کی معنعن روایت ضعیف ہوتی ہے ،

2)امام علی بن عبداللہ المدینی نے مسند عمر میں لکھا ہے کہ ابو خالد الاحمر نے مہاجرین حبیب سے ملاقات نہیں کی ہے ۔(مسند الفاروق لابن کثیر ج 2ص642حدیث فی تضعیف ثواب توحید اللہ وذکرہ)یعنی یہ سند منقطع ہے ۔

معلوم ہوا کہ یہ سند ضعیف ہے ۔یہاں پر یہ بات انتہائی عجیب وغریب ہے کہ شیخ سلیم الہلالی نے اس ضعیف و منقطع روایت کو "وہواسناد حسن لذاتہ "لکھ دیا ہے !(عجالہ الراغب المتمنی ج1ص239ح183)

اس ضعیف سند کو" اسناد حسن لذاتہ "کہنا یا لکھنا سرے سے باطل ومردود ہے ۔

دوسری سند : مستدرک الحاکم میں ہے :

سروق بن المرزبان : ثنا حفص بن غیاث عن ھشام بن حسان عن عبداللہ ابن دینار عن ابن عمر رضی اللہ عنھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : من دخل السوق فباع واشتری فقال : لاالہ الااللہ۔۔۔۔الخ

(المستدرک ج1ص539ح1975وقال ھذا اسناد صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ وتعقبہ الذہبی)

یہ روایت دووجہ سے ضعیف ہے :

1 : حفص بن غیاث مدلس تھے۔ (طبقات المدلسین 9/1طبقات ابن سعد 6/390)

حافظ ابن حجرؒ کا حفص بن غیاث کو مدلسین سے باہر نکالنا (النکت علی کتاب ابن الصلاح 2/637) صحیح نہیں ہے۔

2 : ہشام بن حسان بھی مدلس تھے (طبقات المدلسین : 110/3المرتبۃ الثالثہ)

اور یہ روایت منعن ہے۔اس واضح ضعف کے باوجود شیخ سلیم الھلالی نے اس سند کو "فھذا اسناد حسن لذاتہ "لکھ دیا ہے۔(عجالۃ س الراغب المتمنی 1/241)!

اس سلسلے کی دوسری ضعیف ومردود روایتوں کےلیے دیکھئے کتاب العلل الکبیر للترمذی (2/912 وقال البخاری وابو حاتم الرازی : ھذا حدیث منکر) المستدرک للحاکم (1/539) وعجالۃ الراغب المتمنی (1/237۔243) والصحیحہ للالبانی (7/381۔391ح3139) والموسوعۃ الحدیثیہ (مسند الامام احمد1/114،413)

اس حدیث کو علامہ شوکانی (تحفۃ الذاکرین ص273) علامہ البانیؒ اور سلیم الھلالی وغیرہم کا حسن یا صحیح قرار دینا غلط ہے۔بلکہ حق یہی ہے کہ یہ روایت اپنی تمام سندوں کے ساتھ ضعیف ہی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج1ص481

محدث فتویٰ